

# دین دارانِ نخبین حقائق کی روشنی میں

تالیف:

مولانا محمد عبدالقوی

(ناظم ادارہ اشرف العلوم حیدرآباد و خازن مجلس تحفظ ختم نبوت)

ناشر

برکات *Barakaath* بک ڈپو  
Book Depot

## تفصیلاتِ طباعت

نام کتاب	دیندارانِ حُجْمَن حقائق کی روشنی میں
مصنف	مولانا محمد عبدالقوی صاحب مدظلہ العالی
صفحات	۲۴
کمپوزنگ	مولانا سمیع الدین قاسمی نظام آباد
ناشر	برکات بکڈ پو، خواجہ باغ، سعید آباد، حیدر آباد
طباعت و سرورق	عائش آفسیٹ پرنٹرس 7207164256

## ملنے کے پتے

04065709415	مکتبہ فیض ابرار نزد مسجد اکبری اکبر باغ، حیدر آباد۔ ۳۶
040-24070681	ادارہ اشرف العلوم خواجہ باغ کالونی، سعید آباد، حیدر آباد۔ ۵۹
9848623931	برکات بکڈ پو، نزد پیدماوتی گلز کالج، سعید آباد، حیدر آباد
9849766790	فیضی کتب خانہ نزد مدرسہ فیض العلوم، سعید آباد، حیدر آباد

## تقدیم

نبی کریم ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ ہی میں اس حقیقت سے مسلمانوں کو خبردار کر دیا تھا کہ ان کی امت میں ایسے بدنصیب بھی وجود میں آتے رہیں گے جنہیں اپنی شان آپ کی غلامی سے زیادہ آپ کی برابری کی جھوٹی کوشش میں اور آپ کی اطاعت کرنے سے زیادہ اپنی اطاعت کروانے میں نظر آئے گی، اور وہ اسی نفسانی خواہش سے مغلوب ہو کر سیدھے دعوائے نبوت تک پہنچ جائیں گے، کلہم یزعم انہ نبی۔ جبکہ نبوت و رسالت کا دروازہ مجھ پر بند کر دیا گیا ہے، اب کسی اور کو یہ مرتبہ بلند ملنے والا نہیں ہے، لا نبی بعدی ولا رسول۔ اور یہ کہ اب قیامت تک ہر فرد بشر کی کامیابی میری اطاعت و فرمانبرداری پر موقوف ہے، حتیٰ یکون ہواہ تبعاً لما جئت بہ۔

چنانچہ آپ کی پیشین گوئی کے مطابق آپ کی حیاتِ طیبہ کے اواخر ایام ہی میں یہ سلسلہ شروع ہوا جو تاہنوز جاری ہے، مگر چوں کہ اس کے ساتھ آپ نے یہ بھی اطمینان دلادیا تھا کہ گواہیہ ہوگا مگر میری امت میں ایک طائفہ منصورہ — تائید الہی رکھنے والا سچا گروہ — بھی ہر دور میں موجود ہوگا جو ان بدنصیبوں اور جھوٹے دعویداروں کا مضبوط تعاقب کرتا رہے گا، جس کی برکت سے حق کبھی مغلوب نہ ہوگا بلکہ ہمیشہ محفوظ رہے گا، تاریخ گواہ ہے کہ آپ کی یہ دونوں خبریں بھی تمام دیگر خبروں کی طرح حرف بہ حرف صادق آئیں، اور باطل کے وجود میں آنے اور حق کے ساتھ ٹکرا کے پاش پاش ہوتے رہنے کے واقعات ماضی کی تاریخ کے علاوہ حال کے مشاہدات میں بھی بہ چشم سر نظر آرہی ہیں۔

”دین دارانجمن“ — جس کا بانی صدیق حسین یاچن بسویشور تھا — بھی آپ کے بتلائے ہوئے دجالوں کذابوں میں سے ایک ہے، جو خود اور اُس کے وابستگان اپنے

کو بہ زعم خویش حقیقی اسلام کے حامل سمجھتے اور ”اعادۂ اسلام“ کی خود ساختہ اصطلاح کے ذریعے ختم نبوت کے اعادہ، نزولِ قرآن کے اعادہ، جماعتِ صحابہؓ کے اعادہ، انبیاءِ سابقین کے اعادہ، جیسی بیسیوں خرافات کو ایجاد کر لیا ہے اور ایسی ایسی باتیں کہتے اور بلند بانگ دعوے کرتے ہیں کہ نہ مقام الوہیت قائم رہتا ہے نہ مقام نبوت کا احترام باقی! پھر اس کے بعد دین کے باقی رہنے کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے، مگر ان لوگوں کی دیدہ دلیری اور جرأت و گستاخی کی انتہا تو دیکھئے کہ وہ اسی کو سچی دینداری قرار دے کر اپنے گرو کو دین دار کے لقب سے ملقب کرتے ہیں اور اپنی تحریک کا نام دین دارانجمن رکھے ہوئے ہیں، فیاللعجب!

گذشتہ چند سالوں سے ان کی بڑھتی ہوئی دعوتی سرگرمیوں کے مد نظر اس عاجز نے ان کے مذہب کا اول تا آخر مطالعہ کیا اور ان کی سو سالہ تاریخ پر نظر ڈالی تو سوائے دجل و تلہیس کے ان کے علم و عمل میں کچھ اور نظر نہ آیا، سارا لٹریچر خرافات اور علماء اسلام پر الزامات و اعتراضات سے بھرا پڑا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ عہدِ صحابہؓ کے بعد سے لے کر ان کے گرو کے وجود میں آنے تک جو کچھ تفسیری، حدیثی، فقہی و کلامی خدمات علماء امت نے انجام دی ہیں وہ سب من گھڑت ہیں، اور بیسیوں صدی کے ابتداء میں اٹھنے والی ان کی یہ تحریک حق شناس اور مزاجِ نبوت و منشائے الوہیت کی علم بردار ہے، اس مطالعے و تجزیے کے بعد میں نے بفضلہ تعالیٰ سینکڑوں اقتباسات ”سری چین بسویشور، اپنی تحریرات و نظریات کے آئینہ میں“ کے نام سے مرتب کر کے مسلمانوں کی راہنمائی کا فریضہ انجام دیا تھا، زیر نظر رسالہ اسی کی تلخیص ہے، خدا کرے کہ مسلمانوں کے دین و ایمان کے تحفظ کی خاطر کی گئی اس سعی کو شرف قبول حاصل ہو، اور خود ان گم کردہ راہ گروہ کی عبرت اور رجوع کا سبب بنے۔ آمین

میں اپنے کرم فرما حضرت شاہ جمال الرحمن صاحب مدظلہ العالی کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اس رسالے کو ملاحظہ فرما کر اپنی تائید و تقریظ سے سرفراز فرمایا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

محمد عبد القوی غفرلہ

یکم جمادی الثانیہ ۱۳۶۶ھ

## تقریظ

از قلم: حضرت مولانا شاہ جمال الرحمن صاحب مفتاحی مدظلہ  
صدر مجلس تحفظ ختم نبوت ودینی مدارس بورڈ ملنگانہ و آندھرا

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز  
چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

ہر زمانے میں خاتم النبیین سیدنا و مولانا حضرت محمد ﷺ کے دین کی حفاظت کے لئے جس طرح علماء امت قابلِ فخر خدمات انجام دیتے رہتے ہیں اسی طرح اس دین کو مٹانے اور اس کے مقابلے میں ایک فرضی و اختراعی دین کو اسلام بتا کر لوگوں کو بہکانے کی کوششیں بھی مسلسل ہوتی رہتی ہیں، چنانچہ آپ کی حیاتِ طیبہ ہی میں مسیلمہ نامی ایک شخص جھوٹی نبوت کا دعویٰ لے کر کھڑا ہو گیا تھا، اس کے بعد سے اب تک وقفے وقفے سے کسی نہ کسی غافل و جاہل شخص کے سر میں دعوائے مہدویت و نبوت کا سودا سمارتا رہتا ہے، مگر چونکہ آپ ﷺ نے معجزاتی طور پر ایسے تمام فتنوں کا خدو خال اور ان سے مقابلے کا طریقہ پہلے ہی سے بتلایا ہوا ہے اس لیے اہل اسلام ان فتنوں کو فوری طور پر پہچان لیتے اور ان کے ضرر سے امت کو بچانے کی فکر میں لگ جاتے ہیں۔

نام نہاد صدیق دیندار اور اس کی تحریک ”دین دارانجمن“ بھی دراصل ایسی ہی طاغوتی و شیطانی تحریک ہے، علماء دکن نے اسی زمانے میں — جب کہ وہ وجود میں آئی تھی — اس کا بھرپور تعاقب کر کے اس تحریک کو اپنے دائرہ میں محدود کر دیا تھا، مگر جمہوری ہندوستان

میں مذہبی آزادی کے قانون سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ فرقہ پھر سے ابھر رہا ہے اور بالخصوص دیہی مسلمانوں کو اپنی باتوں اور اپنے حلیئے سے دھوکہ دے کر دین اسلام سے برگشتہ کرنے کی سازشیں کر رہا ہے۔

مولانا محمد عبدالقوی صاحب ناظم ادارہ اشرف العلوم حیدرآباد کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس تحریک کی تازہ کوششوں کے مد نظر مسلمانوں کو اس کی حقیقت اور خطرناکی سے باخبر کرنے کا بیڑہ اٹھا کر ”سری چن بسویشور، اپنی تحریرات و نظریات کے آئینے میں“ نامی کتاب تصنیف کی، جسے مجلس علمیہ آندھرا و تلنگانہ نے شائع کیا، یہ کتاب اگرچہ پوری تحقیق اور بصیرت سے تصنیف کی گئی اور اس موضوع پر جامع و مانع ہے مگر اس کی طوالت و ضخامت کی وجہ سے خطرہ تھا کہ عام لوگ مستفید نہ ہو سکیں گے، اس لئے مصنف موصوف نے اس کا ضروری حصہ بہ طور تلخیص کے مرتب کر دیا ہے، میں دعا کرتا ہوں کہ موصوف کی یہ کاوش بارگاہ خداوندی میں شرف قبول پائے اور عامہ مسلمین کی بصیرت کا سبب بنے۔ آمین

والسلام

(حضرت مولانا شاہ جمال الرحمن صاحب مفتاحی)

(صدر مجلس تحفظ ختم نبوت و دینی مدارس بورڈ تلنگانہ و آندھرا)

## صدیق دیندار یا چن بسویشور کا شخصی تعارف

موصوف کا نام صدیق حسین ہے، پیدائش ۱۳۰۳ھ ۱۸۸۶ء میں بمقام بالم پیٹ ضلع ورنگل دوشنبہ کے دن صبح ۱۰ بجے ہوئی۔ اُن کا دھیال مدراس (تمل ناڈو) کے علاقے چنکل پیٹ سے تعلق رکھتا ہے اور ننھیال دکن کے علاقہ اودگیر سے وابستہ ہے۔ پیدائش کے بعد جب ان کے والد نے انہیں دیکھا تو خدا جانے کیا محسوس کیا کہ بجائے فرط مسرت سے انہیں چومنے چکارنے کے اپنی اہلیہ کو ہدایت دی کہ اسے کوڑی پر پھینک دیا جائے تو بہتر ہے، لیکن ماں کی ممتا نے اس ہدایت پر عمل کو گوارا نہ کیا، پال پوس کرامت کے لیے ایک آزمائش اور گمراہی کا سرچشمہ بنا دیا۔ پڑھنے لکھنے کے قابل ہوئے تو گلبرگہ میں ابتدائی تعلیم دلائی گئی، اعلیٰ تعلیم سٹی کالج حیدرآباد، محمدن کالج مدراس، پرسین کالج لاہور سے حاصل کی، دوسری جگہ کس طرح پڑھائی تو نہیں معلوم البتہ مدراس کی تعلیم کے دوران سرکشی و انانیت کے مزاج سے زچ ہو کر استاذ محترم نے پیشین گوئی کی کہ ”تم کسی کام کے نہیں ہو“۔ چنانچہ یہی ہوا کہ موصوف کسی اچھے کام کے قابل کبھی نہ ہوئے، زندگی میں کچھ سرگرمیاں کیں بھی تو یہی کہ اچھے خاصے مسلمانوں کو مرتد کرتے رہے، کتابیں بھی لکھیں تو جنگ و جدال ہی پر لکھیں۔ خیر! معتقدین کا دعویٰ ہے کہ اس کے بعد انہوں نے میڈیسن کی تعلیم بھی حاصل کی اور اپنے زمانہ کے ماہر امراض چشم بن گئے۔ وہ فنونِ سپہ گری سے بھی دلچسپی رکھتے تھے، نیز بقول معتقدین کے انہیں گیارہ زبانوں پر عبور حاصل تھا۔

مذہبی و دینی تعلیم کہاں حاصل کی اور کن علماء سے حاصل کی؟ اس کے جواب سے ان کی

کتاہیں خاموش ہیں، البتہ اس کا ذکر ضرور ملتا ہے کہ انہوں نے دجال وقت اور کذاب زمانہ مرزا غلام احمد قادیانی کے لٹریچر سے علمی استفادہ اور اس کے گمراہ و بے دین خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کے دستِ دجل پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا ہے، نیز انہیں محمد علی لاہوری قادیانی کی شاگردی بھی نصیب رہی۔

اپنی عمر کے ۳۸ ویں سال ۱۹۲۴ء میں بہ مقام ”گدگ“ کسی شیطانی الہام یا دماغی خلل کی بنیاد پر مسلمانوں سے اپنا رخ ہندوؤں کی طرف موڑ لیا اور ہندوؤں کے موعود اوتار ”چن بسویشور“ ہونے کا اعلان کر دیا، جب کہ خود ہندوؤں نے بھی اس دعوے سے اختلاف کرتے ہوئے یہ معقول اور مضبوط استدلال کیا کہ ”کوئی مسلمان ہمارا موعود اوتار نہیں ہو سکتا“، اس دعوے کے نتیجے میں فطری طور پر ہندوؤں میں آتشِ غیض و غضب بھڑکی اور انہوں نے ایک طرف مقدمہ بازی شروع کی تو دوسری جانب موقع بہ موقعہ ان پر قاتلانہ حملے بھی کروائے۔

ملازمت کے سلسلہ میں ان کے تذکرہ نگاروں نے کچھ نہیں لکھا، البتہ اس زمانے کے ایک اعلیٰ پولیس افسر کے بقول وہ گلبرگہ میں محکمہ پولیس کی ملازمت کرتے تھے، ہیڈ کانسٹیبل ہونے کے بعد کسی جرم کی پاداش میں برطرف کر دیے گئے، اس کے بعد گذر اوقات کی خاطر پیری مریدی شروع کی، اور حیدرآباد کے محلہ آصف نگر میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔<sup>۱</sup> چن بسویشور کا پہلا نکاح دعوے سے قبل بمقام تالی کوٹہ ہوا، یہ بہت ہی سادہ لوح اور خاموش مزاج و ملنسار عورت تھی، دوسرا نکاح حسب ہندووانی پیشین گوئی کے جھگڑے کے بعد ہوا، تیسری شادی مصیبت کے بعد ہوئی، چوتھی شادی نفرت کے بعد ہوئی۔ خانقاہ کے قیام

۱۔ بھیڑ کی صورت میں، بھیڑ یا ص: ۶۶، اس ایک عبارت کے علاوہ بقیہ تمام باتیں موصوف کی قلمی سوانح ”شفا و آخری“ اور انجمن سے شائع شدہ رسالہ ”دیندار انجمن کیا ہے؟“ سے اخذ کی گئی ہیں۔ (م ع ق)



میں دو بیویاں ساتھ رہیں، ان بیویوں سے اولاد بھی ہوئی، پٹی پھولی، اور ان میں سے ایک نے اپنے والد کا مذہب ہندوستان میں جمایا، دوسرے نے پاکستان میں اس کے جراثیم پہونچائے۔

انہوں نے ابتداءً ہندوؤں کے اوتار ”چن بسویشور“ بن کر لنگایت قوم پر قبضہ جمانے کی سعی کی تھی، پھر ”خادم خاتم النبیین“ کا عنوان اختیار کر کے اسلام کی تبلیغ کے نام سے مسلمانوں کو بھی شکار کرنا شروع کر دیا۔ اس دعوے کے بعد جب جہلاء مسلمین اور ضعیفائے مشرکین میں سے ایک مختصر سی تعداد ہاتھ لگ گئی، اور انہوں نے انہیں مامور من اللہ اور موعود اوتار — اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق — تسلیم کر کے اپنے آپ کو ان کی خدمت میں دل و جان سے پیش کر دیا تو خیال ہوا کہ اب اس جدید مذہب کا کوئی مرکزی دفتر اور سرگرمیوں کے لیے ایک ”دارالندوہ“ بھی ہونا چاہیے، اس کے لیے انہوں نے ”مسجد ٹیک نامپلی“ کے احاطہ میں ایک خانقاہ کی بناء رکھی، اور اس کا نام ”خانقاہ سرورِ عالم“ تجویز کیا، بعد میں بقول معتقدین کے اس خانقاہ کے لیے غلام دستگیر خان نامی ایک مرید نے بمقام آصف نگر ایک وسیع اراضی نبی کریم ﷺ کے نام پر وقف کر کے ان کے حوالہ کر دی، جواب بھی علیٰ حالہ اسی گروہ کے قبضہ میں ہے۔

موصوف نے زندگی میں بہر حال بڑی مشقتیں اٹھائیں، مصیبتیں جھیلیں، صعوبتیں برداشت کیں، ناکام ہوتے رہے، پابندیاں لگتیں اور زبان بندیاں ہوتی رہیں، گرفتار کئے جاتے اور شہر بدر کئے جاتے رہے، جیلیں کاٹیں، ان کے رفقاء بھی بڑی بڑی مہمیں اپنے گرو کی بشارتوں اور وعدوں کی بنیاد پر لے کر اٹھتے اور نامراد ہوتے رہے، مگر افسوس کہ یہ سب کچھ حقیقی اسلام کے بجائے اپنے مختصر و خانہ ساز اسلام بلکہ بے دینی والحاد کے لیے کیا جاتا رہا، بالآخر اس دنیا سے آخرت کی طرف رختِ سفر باندھ لیا، جہاں ایک دن سب کو جمع ہونا

اور کئے دھرے کا حساب دینا ہے۔

افسوس! وہ اب ہم میں نہیں رہے، ہم ان کے سامنے نہ دینِ حقیقی کی دعوت پیش کر سکتے ہیں اور نہ ہی اب ان کی ہدایت کے لیے دعاؤں کا کوئی فائدہ ہے، ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ وہ دعوت الی اللہ اور تبلیغ اسلام کے نام پر کفر والحاد کا بازار گرم کرتے اور رہبروں کے بھیس میں رہرنی کا کام زندگی بھر سرانجام دیتے رہے، لیکن ہمیں یہ نہیں معلوم کہ کم از کم مرتے وقت انہوں نے توبہ و انابت کے ذریعہ اپنے پروردگار سے صلح کر لی یا نہیں؟ اس لیے کہ آخری وقت کے حالات بھی یہی بتلاتے ہیں کہ اس وقت بھی وہ ذہنی اختراعات اور نفسانی خیالات کے نقشے بنانے اور خرافات کی تکمیل کرنے ہی میں مصروف و مشغول تھے، اگر وہ ہو اللہ ہو اللہ کی آخری صدائیں بھی کنز مخفی سے احدیت، احدیت سے واحدیت، واحدیت سے احمدیت، اور احمدیت سے چن بسویشوریت میں منتقل ہونے والے فرضی اللہ کی تھیں تو یہ مشرکانہ موت قابل ہزار حسرت و یاس اور لائق عبرت و موعظت ہے۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا.

## اسلامی عقائد اور چن بسویشور کے خیالات ایک دوسرے سے بالکل الگ ہیں

یہ تو تھا موصوف کا مختصر سا سوانحی خاکہ! آگے دل پر جبر کر کے ان کے چند نظریات و خیالات بھی ملاحظہ کر لیجئے، تاکہ موصوف کی حقیقت سمجھنے اور اپنے دین و ایمان کی حفاظت کرنے کی توفیق مل سکے۔

پہلے ہم اسلام کے چند بنیادی عقائد کے سلسلہ میں موصوف کے متوازی اور اسلام مخالف نظریات و خیالات کا تقابلی مطالعہ کراتے ہیں، پھر مزید کچھ اور بھی دکھائیں گے۔

### توحید کے بارے میں

#### چن بسویشور کے نظریات:

○ چن بسویشور کا خیال اس کے بالکل خلاف ہے، وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ غیب سے شہود اور شہود سے غیب میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔ (مہر نبوت: ۲۶)

○ مخلوق میں حلول و ظہور فرماتا ہے۔

(ایشور اوتار: ۲۳، ۲۴)

○ دنیا کی اصلاح کے لیے خود آتا ہے چنانچہ چن بسویشور خود بھی اللہ تعالیٰ کا مظہر ہے،

#### اسلامی عقائد:

○ توحید، اسلام کا بنیادی عقیدہ اور تمام انبیاء کی مشترکہ دعوت ہے، ہر مسلمان جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ (سورۃ الانعام: ۱۶۲)

○ وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔

(سورۃ الفاطر: ۱۵۰)

○ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ کوئی خاندان، بلکہ وہ ان تمام چیزوں سے بالکل

پاک اور منزہ ہے۔ (سورۃ الانعام: ۱۰۱)  
 ○ کوئی اس کا مثیل نہیں ہے یعنی اس جیسا  
 کوئی نہیں ہے۔ (سورۃ الشوریٰ: ۱۱)  
 اور اللہ تعالیٰ پورے جاہ و جلال کے ساتھ بہ  
 لباس چن بسویشور جلوہ فرما ہے۔ (مہر نبوت: ۲۷)  
 ○ اور اولیاء امت اللہ تعالیٰ کی اولاد ہیں۔  
 (مہر نبوت: ۳۵)

### نبوت کے بارے میں

○ نبوت کے بارے میں مسلمانوں کا  
 عقیدہ یہ ہے کہ نبی ایک کامل ترین انسان  
 ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ رشتہ وحی  
 قائم فرما کر اُسے انسانوں کی ہدایت پر مامور  
 فرماتا ہے۔  
 ○ نبوت خود سے حاصل کی جاسکنے والی چیز  
 نہیں ہے؛ بلکہ وہ تو محض اللہ تعالیٰ کے  
 عطا کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔  
 ○ انبیاء اپنے اپنے وقت میں امت کی  
 ہدایت کا کام کر کے دنیا سے رخصت ہو گئے،  
 اب وہ قیامت ہی میں محشور ہوں گے۔  
 (سورۃ آل عمران: ۱۴۴)  
 ○ چن بسویشور کا ماننا ہے کہ جب ضرورت  
 ہوتی ہے دنیا میں انبیاء آتے رہتے ہیں۔  
 (البشور اوتار: ۱۲، ۱۳)  
 ○ خود اُس کی خانقاہ میں تمام انبیاء کا  
 اجتماع ہوتا رہتا ہے۔ (دعوت الی اللہ: ۴)  
 ○ اس کے مریدین میں تین سو اٹھارہ  
 افراد تو ایسے ہیں جو بالفعل کسی نہ کسی  
 اولوالعزم نبی کے مثیل بن کر ظہور پذیر  
 ہوئے ہیں۔ (امام الجہاد: ۷، دعوت الی اللہ: ۵)  
 ○ نبی مسلمان کے کسی کام کے نہیں ہیں،  
 البتہ مسلمان تمام نبیوں کے کام کے ہیں۔  
 (ختم نبوت کا قرآنی کامفیہوم: ۹۷، عادیۃ اسلام: ۲۰)  
 ○ انبیاء جزو ہیں تو مسلمان کل ہیں۔  
 (ہندوستان تمام مسلمان ہونے والا ہے: ۴۷)

○ اُن کے مقام و مرتبہ کو کوئی بڑا سے بڑا ولی بھی نہیں پہنچ سکتا۔ (نبراس شرح عقائد: ۲۳۶)

### نبی کریم ﷺ کے بارے میں

- تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔  
(سورۃ الفتح: ۲۹، سورۃ الفرقان: ۱)
- تمام انبیاء کے سردار ہیں۔  
(ترمذی: ۲۰۲/۲)
- خدا تعالیٰ کے بعد ساری مخلوق سے افضل و برتر ہستی ہیں، کوئی امتی تو کیا کوئی نبی بھی اُن کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔  
(مسلم شریف جلد دوم)
- چن بسویشور کا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ آسمانوں پر ”اللہ“ کہلاتے ہیں اور زمین پر ”نبی“ کے نام سے موسوم ہوتے ہیں۔  
(مہر نبوت: ۳۶)
- اللہ اور محمد ایک ہی حقیقت کے دو روپ یا دو نام ہیں۔  
(مہر نبوت: ۳۱، ختم نبوت کا قرآنی مفہوم: ۷۰، ۳۸)
- آپ ہر تیرہ سو سال کے بعد دنیا میں تشریف لاتے ہیں اور اس کے بگاڑ کی اصلاح فرماتے ہیں۔  
(شمس الضحیٰ: ۷۶، کلکی ادتار کا پروز: ۱)

### ختم نبوت کے بارے میں

- مسلمانوں کا یہ بے لاگ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر سلسلہ انبیاء کو مکمل فرما دیا ہے۔ (سورۃ الاحزاب: ۴۰)
- چن بسویشور کا عقیدہ ہے کہ: ختم نبوت کا مطلب آپ ﷺ کا دنیا میں آتے رہنا اور تمام مسلمانوں کا بالقوہ جامع الانبیاء ہونا

○ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی دنیا میں مبعوث ہونے والا نہیں ہے۔	○ ختم نبوت کا قرآنی مفہوم: (۲۸، ۲۷) ہے۔
○ صرف آپ ﷺ کا دین اور آپ ﷺ ہی کی نبوت قیامت تک قائم و نافذ رہے گی۔	○ ختم نبوت کے سلسلے میں اس کے خیالات اور مرزا غلام احمد قادیانی کے مزعومات میں کوئی فرق نہیں ہے۔
(بخاری و مسلم: ۱/۹۰، روح المعانی: ۳۲/۳۲/۲۲)	(دیکھئے خادم خاتم النبیین: ۲۹، ظہورِ قدسی: ۹)
○ البتہ قادیانی سے اُسے صرف اس وجہ سے اختلاف ہے کہ وہ مرزا کو صرف ایک نبی کیوں مانتے ہیں، تمام انبیاء کا جامع کیوں نہیں مانتے؟ (دیکھئے ختم نبوت کا قرآنی مفہوم: ۲۷)	

### مسلمان کے بارے میں

○ اسلام میں مسلمان اس شخص کو کہا جاتا ہے جس نے نبی کریم ﷺ کی دعوت کو من و عن قبول کر لینے کا دل سے یقین اور زبان سے اقرار کر کے اس کے بنیادی مطالبات کی تکمیل کردی ہو، خواہ اعمال کے اعتبار سے نیک ہو یا برا، لیکن نبی اور امتی میں مرتبے کے اعتبار سے زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔	○ چن بسویشور کی تحقیق یہ ہے کہ: مسلمان کا مقام انبیاء علیہم السلام سے کہیں اونچا اور بہت بلند ہے۔
(دیکھئے کتب عقائد)	(ختم نبوت کا قرآنی مفہوم: ۸۲، ۸۸)
	○ ایک مسلمان تمام انبیاء کرام کے کام آسکتا ہے، مگر کوئی نبی کسی مسلمان کے کام نہیں آسکتا۔ (امام الجہاد: ۲۰)

## قرآن کریم کے بارے میں

- مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔
- اپنے الفاظ اور معانی کے ساتھ آسمانوں سے نازل ہوئی ہے۔ (علوم القرآن: ۴۰)
- اس میں کسی قسم کی لفظی یا معنوی تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔ (سورہ جم جہ: ۴۲)
- اس کی تاویل و تفسیر کے لیے مخصوص شرائط و حدود ہیں، کوئی شخص اپنی مرضی سے اس کی تاویل نہیں کر سکتا۔ (البرہان: ۱۹۲/۱)
- چن بسویشور کا عقیدہ ہے کہ: قرآن کریم نبی کریم ﷺ کے بعد ایک عرصے تک مستور و مخفی ہو گیا تھا، اب پھر سے چن بسویشور پر نازل ہوا ہے۔ (تریاق سم آریہ: ۲۵)
- اس کی تاویل و تفسیر کے لیے کسی خاص علم کی ضرورت نہیں، فلسفہ کائنات کی روشنی میں عقل کا فیصلہ کافی ہے، چن بسویشور کی ذات قرآن مجسم ہے، اس کے مریدین کی ہر حرکت قرآن کی تفسیر ہے۔
- (ظہور قدسی: ۶، ۷، ۲۲)

## حدیث شریف کے بارے میں

- مسلمانوں کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ نبی ﷺ کے ارشادات گرامی ہیں، کسی بات کی نسبت آپ ﷺ کی طرف کرنے سے پہلے اس کی تحقیق کرنا ضروری ہے۔
- بلا تحقیق آپ ﷺ کی طرف کسی بات کی نسبت کرنے والے کا ٹھکانہ جہنم کے علاوہ
- چن بسویشور کی منطق یہ ہے کہ: قرآن کی کلیات اور فلسفہ کائنات کو جوڑنے سے جو نتیجہ اخذ ہوتا ہے اسی کا نام حدیث ہے۔
- اس طرح کسی نتیجے کا اخذ کرنا اور نبی کا فرمانا کبھی بھی الگ نہیں ہو سکتا، اسی لیے وہ اور اس کی قوم نبی کی زبان بن گئے ہیں۔ اس

کہیں اور نہیں ہو سکتا۔

(ابن ماجہ: باب التغلیظ فی تعدد الکذب)

○ اس لیے روایت حدیث میں اصول حدیث اور فنِ روایت کی پابندی پر پوری امت کا اجماع ہے۔ (مقدمہ مسلم: ۵۳)

وجہ سے اس کا کہنا ہے کہ ہم جب کسی بات کو حدیث اور قولِ رسول قرار دیدیں تو وہی حدیث ہو سکتی ہے، خواہ محدثین اپنے اصول کی روشنی میں اُسے ضعیف حتیٰ کہ موضوع بھی کیوں نہ کہتے ہوں، ہم فلسفہ کائنات کی رو سے اس کا حدیثِ رسول ﷺ ہونا ثابت کرتے ہیں، اس لیے ہم کو کسی اور اصول کی ضرورت نہیں ہے۔ (ظہورِ قدسی: ۱۲)

### دین اسلام کے بارے میں

○ دین اسلام کے متعلق مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا آخری اور واحد دین ہے، جو ایک مستقل مذہب اور مکمل تہذیب کا نام ہے، اس میں کمی و بیشی اور حذف و اضافے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

(سورۃ المائدہ: ۳)

○ اسلام کی وجہ سے مذاہبِ باطلہ تو الگ ہیں، تمام ادیانِ سماویہ کو بھی منسوخ العمل قرار دے دیا گیا ہے۔

(سورۃ آل عمران: ۸۵، سورۃ الصف: ۹)

○ چن بسویشور کا خیال یہ ہے کہ: تمام مذاہب حق ہیں، اور اسلام کے اجزاء کی حیثیت سے اس میں داخل و شامل ہیں، حتیٰ کہ یہودی، عیسائی، بودھ، آریہ، لنگایت اور پارسی وغیرہ وغیرہ سب جو پہلے غیر اسلام کہلاتے تھے وہ چن بسویشور کے ظہور کے بعد خود بخود اسلام میں شامل ہو کر اسلام ہی کہلاتے ہیں، بلکہ وہی اسلام معتبر ہے جس میں کسی مرتد کی بھی تردید نہ کی جائے۔

(اعادۃ اسلام: ۳)



## قادیانیت کے بارے میں

○ اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی دعوائے نبوت کی وجہ سے خارج از اسلام اور ملحد و زندیق ہے۔ قادیانیت، اسلام کے بالمقابل ایک الگ مذہب ہے جس کا اسلام سے ہرگز کسی طرح کا کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔

(تاریخ المذاهب الاسلامیہ: ۳۵۱)

○ جن بسویشور کا عقیدہ یہ ہے کہ: مرزا غلام احمد قادیانی متبع شریعت عالم دین تھا۔ (مہر نبوت: ۵)

○ اس کا دعوائے مسیحیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مصلحت کے ماتحت تھا جو جن بسویشور کے حق میں مفید مطلب اور کام کی چیز ثابت ہوا۔ (مہر نبوت: ۵۶، ۵۷)

○ جن بسویشور کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل پر یہ بات منکشف کر دی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی چودھویں صدی کا مجدد تھا۔ (نطیہ نکاح: ۲۱)

یہاں تک تو تقابلی طور پر دکھایا گیا کہ صدیق دیندار کے عقائد اسلامی عقائد کے بالکل خلاف ہیں، یعنی اس کا دین دین اسلام کے بالمقابل کوئی دوسرا دین ہے، آگے اس کی مطبوعہ کتابوں کے حوالے سے اس کی مزید گستاخیاں اور بے دینیاں پیش کی جا رہی ہے، تاکہ اس باطل اور گمراہ مذہب کی حقیقت سے مسلمان واقف رہیں اور اپنی نسلوں کے ایمان کی حفاظت کریں۔

(۱) صدیق دیندار اپنے آپ کو مظہر خدا قرار دیتے ہوئے کہتا ہے کہ:  
”اللہ تعالیٰ نے اس فقیر کو اپنے کلام سے اپنا مظہر غیر بنایا ہے۔“ (مہر نبوت: ۲۷)

(۲) اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کو ایک ہی ذات کے دو رخ قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

”خدا اور رسول ایک ہی ہے، اسی طرح رفقاء اللہ اور رفقاء رسول بھی ایک ہی ہیں۔“ (مہربوت: ۳۱)

اس عبارت میں اللہ تعالیٰ کے رفقاء یعنی ساتھی ہونے کا دعویٰ بھی ہے جو کہ شرک صریح ہے۔  
(۳) موصوف کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ قرنِ اول میں بندوں کی اصلاح کے خاطر نبی کریم ﷺ کے حلیے میں ظاہر ہوا تھا، دلیل کے طور پر موصوف کا یہ جملہ ملاحظہ فرمائیے:  
”اللہ تعالیٰ عالم شہادت میں آکر مسلمانوں میں قرنِ اول میں کام کرتا رہا۔“  
(مہربوت: ۳۶)

(۴) ان اشعار میں صدیق دیندار اپنے آپ کو نبیوں کا حاکم، مظہر خدا، قاضی محشر، ساقی کوثر، اور اللہ تعالیٰ اور محمد ﷺ کے حلیے میں پیدا ہونے والا خیال کرتا ہے اور کہتا ہے:

”رسول خدا میں فنا ہو کے مسلم بروز محمد ہے نبیوں کا حاکم  
ہے مظہر خدا کا، قرآن کا ہے عالم ہے قاضی محشر، حوض کوثر کا قاسم  
ہے اللہ محمد کا مومن ہی حلقہ کہ ہے قلبِ مومن میں دونوں کا جلوہ“  
(مہربوت: ۴۳)

(۵) صدیق دیندار اپنے آپ کو تمام انبیاء سے افضل، رتبے میں خود کو صدیق اکبر کے ہمسرا اور آخرت کا مالک و حاکم گردانتے ہوئے کہتا ہے کہ:

”کہ نبیوں میں افسر بالا بھی ہوں میں اے سیھ، سالارِ اعلیٰ بھی ہوں میں  
مجھ ہی کو ملا ثانیِ اثین کا رتبہ کہ فضل خدا سے ہوں مالکِ عقبی“  
(مہربوت: ۶۲)

۶) صدیق دیندار اپنی ذات میں اللہ تعالیٰ کے حلول کا عقیدہ رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ:  
”اللہ آیا، مجھ میں آیا اور اپنا کام کر گیا“ (مہر نبوت: ۶۳)

۷) اپنے وجود کو اسلام کی نشاۃ ثانیہ قرار دیتے ہوئے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے مابین مکالمے کا دعویٰ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

”انسان کا فرض ہے کہ وہ ایسے انسان کے ہاتھ پر بک جائے جو خدا نما ہو، اس کی شناخت یہ ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا مکالمہ جاری ہے۔“ (اعادۃ اسلام: ج ۵، د)

۸) اپنے پاس منجانب اللہ وحی کے نازل ہونے اور براہ راست اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرنے کا دعویٰ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

”اے مسلمانو! میں اللہ سے علم پا کر کہتا ہوں۔“ (اعادۃ اسلام: ج ۵، ص)

یاد رہے کہ یہ دعویٰ قرآن کی آیت: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ، اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ کا سرقہ ہے۔

۹) صدیق دیندار اپنے متعلق اللہ تعالیٰ کی جانب سے پیغمبر بنا کر بھیجے جانے کا دعویٰ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

”اپنے بندے صدیق دیندار جن بسویشور کو موجودہ جسمانی و اخلاقی ۵۶ نشانات کے ساتھ اور زمین و آسمان کی ۹۶ شہادتوں کے ساتھ ہندوستان میں مبعوث فرمایا۔“  
(ہندوستان تمام مسلمان ہونے والا ہے: ۲۶)

۱۰) اپنی قدرت و طاقت کو خداوندِ قدوس کی قوت و طاقت کے برابر بتلاتے ہوئے لکھتا ہے:

”بحکم خدا فقیر (یعنی صدیق دیندار) وہ کر سکتا ہے جو خدا کر سکتا ہے۔“

(ہندوستان تمام مسلمان ہونے والا ہے: ۳۱)

۱۱) قبولیت دعا میں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے برابر بتلاتے ہوئے لکھتا ہے:

”اور فقیر نے دعویٰ سے کہا تھا کہ اس معاملے میں دعا کی کنجی میرے ہاتھ میں

ہے۔“ (ہندوستان تمام مسلمان ہونے والا ہے: ۳۲، ۳۳)

(۱۲) قرآن کے دلوک اعلان: اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ کے مطابق قیامت تک اللہ کے نزدیک صرف مذہب اسلام ہی برحق دین ہے، اس کے علاوہ تمام ادیان باطل ہیں، لیکن صدیق دیندار دیگر مذاہب ہندو مذہب، سکھ مذہب، اور مجوسیت وغیرہ کو بھی برحق بتلاتے ہوئے لکھتا ہے:

”ہر قوم کی طرز عبادت برحق ہے۔“ (ہندوستان تمام مسلمان ہونے والا ہے: ۴۳)

(۱۳) صرف اپنی پیروی ہی کو اللہ تک پہنچنے کا واحد راستہ قرار دیتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے جانب ایک بہت بڑے جھوٹ کو منسوب کرتا ہے:

”کوئی گروہ اور کوئی فرد واحد موجودہ زمانے میں اللہ تک پہنچ نہیں سکتا، جب تک کہ وہ مجھ میں فنانہ ہو، یہ میرے منہ کی بات نہیں ہے، یہ تو حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔“  
(دعوة الی اللہ: ۲)

(۱۴) اپنے مریدین اور چیلوں کو حضرت مریم علیہا السلام کا درجہ دیتے ہوئے کہتا ہے:

”جن کی خانقاہ میں وارث انبیاء پیدا ہوتے ہیں، مریم بن کر بیٹھتے ہیں، مسیح بن کر نکلتے ہیں اور چوتھے آسمان سے ساتوں آسمانوں تک سیر کرائی جاتی ہے۔“  
(دعوة الی اللہ: ۳)

(۱۵) حضرت نوح، حضرت یحییٰ اور حضرت موسیٰ علیہم السلام جیسے اللہ کے برگزیدہ پیغمبروں کو اپنا مرید بتا کر ان کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”جن کو اللہ نے یحییٰ، نوح اور موسیٰ پکا را وہ بھی میرے بیعت کردہ ہیں۔“ (دعوة الی اللہ: ۹۱)

(۱۶) یہ شخص اپنے آپ کو نبی اور اپنی خانقاہ کو جنت و بہشت باور کراتا ہے، نیز اپنی

خانقاہ میں اللہ کے موجود ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”جن لوگوں نے نبیوں کو نہیں دیکھا وہ آئے یہاں دیکھے بہشت یہاں ہے۔ یہاں

سب سے بڑی نعمت خدا کا دیدار ہے۔“ (دعوت الی اللہ: ۹۴)

۱۷) ایک مسلمان کے حق میں تمام نبیوں کے بے کار ہونے اور تمام نبیوں کے حق

میں مسلمان کے کارآمد ہونے کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”کوئی نبی مسلم کے کسی کام کے نہیں بلکہ مسلم تمام نبیوں کے کام کا ہے۔“ (امام الجہاد: ۲۰)

۱۸) اپنی جماعت کے افراد کو از خود نبیوں کے زمرے میں شامل کر کے نبی کریم ﷺ

کے اوپر جھوٹا الزام لگاتا ہے کہ:

”اس جماعت کو حضور منج انوار نے زمرہ انبیاء میں داخل کیا ہے۔“ (امام الجہاد: ۲۵)

۱۹) اپنی جماعت کی جھوٹی تعریف میں اللہ تعالیٰ کی توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”دجالی فتنہ سرمایہ داری کے تاروپود بکھیرنے کے لیے قدیم سنت کے مطابق

مسکینوں کی صورت میں اللہ کو لے کر آئی۔ یا اللہ اُس کو لے کر آیا۔“ (امام الجہاد: ۳۰، ۳۱)

گویا اللہ تعالیٰ خود اس کے محتاج ہیں کہ اُن سے مدد حاصل کر رہا ہے۔

۲۰) اولوالعزم پیغمبروں کی شان میں گستاخانہ کلمات اس طرح لکھتا ہے کہ

”ہمارا ایمان ایسا کامل اور ہمارا مقام ایسا اعلیٰ ہے جن کے حصول کے لیے تمام

انبیاء ماسبق نے دعا کی تھی، ہمارے مقام سے ان کو بہت کچھ ملتا ہے، اور ان کے مقام

سے ہم کو کچھ نہیں۔“ (ختم نبوت کا قرآنی مفہوم: ۹۷)

۲۱) انبیاء کرام علیہم السلام مقام نبوت پر فائز ہونے کی وجہ سے تمام انسانوں سے

افضل ہوتے ہیں، باوجود اس کے چن بسویشور انبیاء علیہم السلام کو (نعوذ باللہ) ایمانی درجات

میں ایک عام مسلمان کے برابر قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

”یہ صفاتی انبیاء حضور پر ایمان لا کر حضور ﷺ کی نصرت کریں گے، تو اس طرح کلمہ

گو ہو کر ہمارے بھائی ہی بنیں گے آقا نہیں بنیں گے۔“ (ختم نبوت کا قرآنی مفہوم: ۸۱، ۸۲)

(۲۲) صدیق دیندار کی جماعت اور مرزائی جماعت دونوں ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں، چنانچہ دلیل کے لیے مرزائیوں کے حق میں صدیق دیندار کے یہ تائیدی کلمات ملاحظہ فرمائیے:

”میں محمود احمد صاحب کو دکن کی بشارتوں کی بنا پر خلیفہ جماعت احمدیہ مانتا ہوں۔“

(خادم خاتم النبیین: ۷۳)

(۲۳) ہمیشہ باقی و زندہ رہنا یہ اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے جس میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے، لیکن صدیق دیندار خود کو اس صفت سے متصف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”میں ہمیشہ آتا رہوں گا۔“ (شمس الضحیٰ: ۱)

(۲۴) بڑے گستاخانہ انداز میں موصوف خدا کی خدائی کا انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

”اللہ بڑا گھن چکر ہے، وہ کسی کے سمجھ میں نہیں آتا، اگر وہ کسی کے سمجھ میں آ گیا تو وہ خدا ہی نہیں ہے۔“ (شمس الضحیٰ: ۱)

(۲۵) فصاحت و بلاغت میں خود کو نبی کریم ﷺ کے برابر قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

”صدیق کی زبان دراصل محمد کی زبان ہے کہ جس سے ہم پر قرآن نازل ہوا۔“ (شمس الضحیٰ: ۴۲)

(۲۶) اپنے آپ کو بروز محمد بتلاتے ہوئے آیات قرآنیہ میں معنوی تحریف کر کے اُن سے یہ غلط استدلال کرتا ہے کہ

”لِنُنْذِرَ بِهِ قَوْمًا لَّدُنَّا كَمَا مَطْلَبُ ہے کہ آپ آخری زمانے میں قرآن آسان کرنے کے لیے تشریف لائیں گے۔“ (شمس الضحیٰ: ۴۲)

(۲۷) بہت ہی دے لفظوں میں خدائی والو ہیبت کا دعویٰ کرتے ہوئے کہتا ہے:

”میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ اللہ میری صورت میں ہے۔“ (شمس الضحیٰ: ۷۶)

(۲۸) تیرہ سو سال کے بعد اپنی شکل میں خدا کے ظاہر ہونے کی وجہ سے اپنے ذمے

سے سارے فرائض ساقط ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”ہمارے وجود سے عبادت ختم ہوئی، جواہر تبلیغ، ہجرت، غزوات جہاد کا مکملہ ہوا، ان مرحلوں میں سلامتی اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ ہم سے ظاہر ہوا، ہم سے اللہ کا اظہار ہوا، ہم وہی ہیں جو تیرہ سو سال پیشتر تھے، اب اللہ کے اظہار کے زمانے میں آئے ہیں۔“  
(سورۃ الکہف کی عملی تفسیر: ص ۳۵)

(۲۹) چن بسویشوریوں کو، ہی مسلمان اور اُن کے علاوہ تمام لوگوں کو خارج از اسلام قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

”ہمارے رشتہ دار وہ ہیں جو ہمارے رنگ میں آگیا ہو، جو نہ آئے ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں اور نہ کوئی رشتہ۔“ (سری چن بسویشور کا ایک خطبہ نکاح: ۷، ۶)

(۳۰) آپ ﷺ کا ہر عمل قرآن کی تفسیر ہے اور یہ صرف آپ ہی کی امتیازی شان ہے، آپ کے علاوہ ہر شخص کے لیے تفسیر قرآن کے مسئلے میں اُصول تفسیر سے اور ضروری علوم سے واقف ہونا ضروری ہے، لیکن صدیق دیندار اپنے آپ کو تمام اُصول تفسیر سے بالاتر قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

”ہم مجسم قرآن ہیں، ہم زمانے میں قرآن کی عملی اور کرداری تفسیر ہیں۔“

(ظہور قدسی: ۲۲)

(۳۱) نیز سارے ذخیرہ احادیث اور تمام کتب تفسیر کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھتا ہے:

”یہ اس قسم کے ہزاروں ہفوات کتب تفسیر و حدیث میں داخل ہیں جن کا سر ہے نہ پیر، نہ قول مولانا اقدس: مذہب کیا ہے؟ اَلو اُس کا بازار ہیں۔ اور تفسیریں کیا ہیں؟ اَلو اُس کی منڈیاں۔“ (ظہور قدسی: ۱۵، ۱۶)

(۳۲) صدیق دیندار کا ایک مرید اپنے آقا کو نور محمدی ثابت کرنے کے بعد امام مہدی کی توہین و تذلیل کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”امام مہدی اُس کے گھر میں پانی بھرتے ہیں۔“ (ظہور قدسی: ۲۱)

(۳۳) خدائی کا دعویٰ کرتے ہوئے اور اپنے آپ کو کائنات کا مالک بتاتے ہوئے لکھتا ہے:  
”ہم کائنات کے مالک اور روحانیت کے وارث ہیں۔“ (ظہور قدسی: ۲۱)

(۳۴) صدیق دیندار کا ایک چیلہ، اللہ تعالیٰ کے اپنے گرد کی شکل میں ظاہر ہونے کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”حق کی شانِ قدسی چن بسویشور کی صورت میں آگئی۔“ (ظہور قدسی: ۲۲، ۲۳)

(۳۵) یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ انبیاء ہر اعتبار سے کامل و مکمل ہوتے ہیں، لیکن اس کے برخلاف صدیق دیندار انبیاء کرام کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے کہتا ہے:  
”ہر نبی میں کوئی نہ کوئی پہلو کمزور نظر آتا ہے۔“ (سرور عالم: ۲)

(۳۶) ہر شخص جانتا ہے کہ عزت و ذلت اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے، لیکن اس کے برخلاف صدیق دیندار عزت و شرافت کو اپنی جاگیر سمجھتا ہے، چنانچہ ملاحظہ فرمائیے اس کی دعا کے عجب سے پُر الفاظ، کہتا ہے کہ:

”تیرے بندے کی ذاتی و خاندانی شرافت ایسی ہے کہ اگر دنیا میں کوئی شریف ہے تو وہ مجھ سے بڑھ کر نہیں ہے۔“ (تربیع سم آریہ: ۳۵)

قارئین کرام! مندرجہ بالا تفصیلات کی روشنی میں آپ لوگوں نے صدیق دیندار المعروف بہ چن بسویشور کی متنازعہ شخصیت اور پراگندہ خیالات کو اچھی طرح سمجھ لیا، اب آپ ہی انصاف کریں کہ کیا یہ شخص قابلِ اتباع ہو سکتا ہے؟ اور کیا اس کی بنائی ہوئی یہ بے ہودہ اور خرافات باتیں اسلام کہلائی جاسکتی ہیں؟ پس ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ دیندار انجمن والوں سے اپنے کو ہوشیار رکھے اور بھیڑ کی صورت میں پھرتے ہوئے ان بھیڑیوں سے اپنے ایمان کی حفاظت کرے۔

اللہ تعالیٰ ہر خطرے اور ہر فتنے سے ملت اسلامیہ کی حفاظت فرمائے۔ آمین